ماڈیول ۲۱

وضو میں موالات (لگاتار وضو) کا حکم

وضو کرتے وقت موالات یعنی لگاتار اعضاء کا دھونا ایک اہم مسئلہ ہے جس پر علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ موالات سے مراد یہ ہے کہ وضو کرتے وقت اعضاء کو لگاتار دھویا جائے اور درمیان میں کسی اور کام میں مشغول نہ ہوا جائے۔ اگر کسی وجہ سے درمیان میں زیادہ وقت گزر جائے اور پہلا عضو خشک ہو جائے تو یہ موالات کی خلاف ورزی سمجھی جاتی ہے۔ علماء نے وضو میں موالات کے بارے میں تین اقوال بیان کیے ہیں۔

پہلا قول: موالات سنت ہے

فقہائے حنفیہ اور شوافع کے نزدیک موالات سنت ہے۔ ان کے مطابق اگر وضو کے دوران موالات کو برقرار رکھا جائے تو یہ افضل ہے، اور اس پر عمل کرنے سے اجر ملتا ہے، لیکن اگر موالات کا خیال نہ رکھا جائے تو بھی وضو درست ہو گا۔ اس قول کے دلائل درج ذیل ہیں:

دلیل: اللہ تعالیٰ نے وضو کے احکام میں اعضائے وضو کا ذکر کیا ہے، مگر موالات کا ذکر نہیں کیا۔ اگر موالات فرض ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کا ذکر ضرور فرماتے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ موالات فرض نہیں، بلکہ سنت ہے۔

دلیل: نبی کریم ﷺ کے وضو کرنے کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے وضو میں موالات کا اہتمام کیا، مگر یہ محض آپ کا فعل ہے، جو سنت پر دلالت کرتا ہے نہ کہ وجوب پر۔

دلیل: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ انہوں نے بازار میں وضو کیا، اور مسجد میں جا کر مسح کیا۔ اس واقعے سے ثابت ہوتا ہے کہ موالات کا ترک جائز ہے، اور اس کا وجوب نہیں ہے۔ (موطا امام مالک)

دوسرا قول: موالات واجب ہے بشرط قدرت

کچھ علماء کے نزدیک موالات واجب ہے، بشرطیکہ انسان کے پاس طاقت اور قدرت ہو۔ اگر کسی کو قدرت ہے تو موالات پر عمل کرنا ضروری ہے، لیکن اگر کوئی عذر موجود ہو تو پھر موالات واجب نہیں رہے گا۔ اس قول میں دونوں حالتوں کے لیے دلائل موجود ہیں:

دلیل: شریعت میں اکثر احکام میں قدرت اور عذر کے درمیان فرق کیا گیا ہے۔ جیسے نماز میں قیام فرض ہے، مگر عذر کی صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح وضو میں موالات کا واجب ہونا بھی قدرت کی موجودگی پر موقوف ہے، اور عذر کی صورت میں اس کی رخصت ہے۔

تیسرا قول: موالات مطلقاً واجب ہے

فقہ حنابلہ کے مطابق وضو میں موالات مطلقاً واجب ہے، چاہے کوئی عذر ہو یا نہ ہو۔ ان کے نزدیک موالات کے بغیر وضو مکمل نہیں ہوتا۔ اس قول کی دلائل درج ذیل ہیں:

دلیل: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا جس نے پاؤں کے ایک ناخن برابر حصہ خشک چھوڑ دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے واپس جا کر وضو دوبارہ کرنے کا حکم دیا۔ (صحیح مسلم: حدیث نمبر 243)

دلیل: حضرت خالد بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جس کے پاؤں پر درہم کے برابر حصہ خشک تھا۔ آپ ﷺ نے اسے وضو اور نماز دوبارہ کرنے کا حکم دیا۔ (سنن ابوداؤد: حدیث نمبر 175)

راجح قول

راجح قول یہ ہے کہ موالات واجب ہے بشرطیکہ انسان کے پاس قدرت اور طاقت ہو۔ اگر کوئی عذر ہو، تو رخصت ہے۔ یہ قول شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا بھی ہے، اور جمہور علماء نے اسے ترجیح دی ہے۔

وضو کی سنتیں

وضو میں سنتیں ایسے اعمال ہیں جنہیں کرنا افضل ہے اور ان پر اجر ملتا ہے، مگر اگر چھوڑ دیا جائے تو وضو صحیح ہوتا ہے۔

1. ہاتھ دھونا

وضو شروع کرنے سے پہلے کلائیوں تک دونوں ہاتھ دھونا سنت ہے۔ اگر کوئی جاگتے ہوئے وضو کرے تو یہ سنت ہے، جبکہ اگر کوئی سونے کے بعد وضو کرے تو کچھ علماء کے نزدیک ہاتھ دھونا واجب ہے۔

دلیل: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے شروع میں تین بار ہاتھ دھوئے اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔ (صحیح بخاری: حدیث نمبر 164)

دلیل: حضرت عمر بن شعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ نے وضو کرنے کا طریقہ بتانے کے لیے پانی منگوایا اور تین بار ہاتھ دھوئے۔ (صحیح مسلم)

سونے کے بعد وضو سے پہلے ہاتھ دھونے کا حکم

وضو سے پہلے ہاتھ دھونے کا حکم مختلف حالتوں میں مختلف ہوتا ہے۔ اس موضوع پر علماء کرام میں دو اقوال پائے جاتے ہیں، اور دونوں کی اپنی اپنی دلیلیں ہیں۔ سونے کے بعد وضو کے لئے ہاتھ دھونے کا حکم واجب ہے یا سنت، اس پر تفصیل کے ساتھ وضاحت درج ذیل ہے۔

پہلی حالت: جاگتے ہوئے وضو کرنا

اگر کوئی شخص جاگ رہا ہے اور وضو کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے وضو سے پہلے ہاتھ دھونا سنت ہے۔ اس میں علماء کرام کا کوئی اختلاف نہیں اور سب کا اتفاق ہے کہ جاگنے کی حالت میں وضو سے پہلے ہاتھ دھونا مسنون عمل ہے۔ یہ حالت بلا اختلاف تمام علماء میں مسلم ہے کہ اگر انسان جاگ رہا ہو تو وضو کرتے وقت پہلے ہاتھ دھونا مستحب اور سنت ہے۔

دوسری حالت: سونے کے بعد وضو کرنا

اگر کوئی شخص سو کر بیدار ہوتا ہے، خصوصاً رات کے وقت، اور وضو کرنا چاہتا ہے تو اس حالت میں وضو سے پہلے ہاتھ دھونے کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ اس سلسلے میں فقہاء کے دو اقوال ہیں:

پہلا قول: وضو سے پہلے ہاتھ دھونا واجب ہے

کچھ علماء کے نزدیک اگر کوئی شخص نیند سے بیدار ہونے کے بعد وضو کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے وضو سے پہلے دونوں ہاتھوں کا دھونا واجب ہے۔ اس قول کے قائلین میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی ایک روایت، امام داؤد الظاہری اور ابن حزم الظاہری رحمہما اللہ شامل ہیں۔

دلیل: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
ترجمہ: "جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ کو وضو کے پانی میں داخل کرنے سے پہلے دھو لے، کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کو کہاں گزارا ہے۔" (صحیح بخاری: حدیث نمبر 162)
اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے نیند کے بعد وضو سے پہلے ہاتھ دھونے کا حکم دیا ہے۔ "فَلْيَغْسِلْ" کا لفظ امر کا سیغہ ہے جو وجوب پر دلالت کرتا ہے۔ اسی لئے اس قول کے قائلین کے نزدیک سونے کے بعد وضو سے پہلے ہاتھ دھونا واجب ہے۔

مزید وضاحت: اس قول کے مطابق نبی ﷺ کے ارشاد کی روشنی میں یہ واجب قرار دیا گیا ہے کہ وضو کا پانی استعمال کرنے سے پہلے ہاتھ کو تین بار دھونا چاہئے۔ اس میں امر کا سیغہ ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ حکم لازم ہے تاکہ نجاست یا گندگی وضو کے پانی کو خراب نہ کرے۔

دوسرا قول: وضو سے پہلے ہاتھ دھونا سنت ہے

جمہور علماء کے نزدیک وضو سے پہلے ہاتھ دھونا سنت ہے، چاہے انسان جاگ رہا ہو یا سو کر بیدار ہوا ہو۔ ان کے نزدیک اس کا حکم وجوب کا نہیں، بلکہ سنت کا ہے۔ اس قول میں فقہاء کی اکثریت، جیسے امام احمد بن حنبل کی ایک دوسری روایت، امام شافعی، امام مالک، اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ شامل ہیں۔

دلیل: قرآن میں وضو کے احکام اللہ تعالیٰ نے وضو کے احکام میں تمام فرائض کو بیان کیا ہے، مگر وضو سے پہلے ہاتھ دھونے کا ذکر نہیں کیا۔

"یَا أَیُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوھَکُمْ وَأَیْدِیَکُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِکُمْ وَأَرْجُلَکُمْ إِلَى الْکَعْبَیْنِ" (سورۃ المائدہ: آیت 6)

اس آیت میں وضو کے بنیادی اعضاء کا ذکر ہے، مگر وضو سے پہلے ہاتھ دھونے کا کوئی حکم موجود نہیں، لہٰذا جمہور علماء نے اس بات پر اتفاق کیا کہ یہ عمل سنت ہے۔

دلیل: نبی کریم ﷺ کے وضو کی کیفیات وضو کے مختلف احادیث میں نبی کریم ﷺ کا طریقۂ وضو بیان ہوا ہے، مگر ان میں کہیں بھی وضو سے پہلے ہاتھ دھونے کو فرض یا واجب قرار نہیں دیا گیا۔ جمہور علماء نے اس سے استدلال کیا کہ وضو سے پہلے ہاتھ دھونا سنت ہے، فرض یا واجب نہیں۔

دلیل: اہل علم کا اجماع ابن المنذر رحمہ اللہ نے تمام فقہاء کا اتفاق نقل کیا ہے کہ وضو سے پہلے ہاتھ دھونا سنت ہے۔ تمام علماء نے وضو سے پہلے ہاتھ دھونے کو مسنون قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اگر کوئی یہ عمل نہ کرے تو بھی وضو درست ہو گا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وضو سے پہلے ہاتھ دھونا واجب نہیں، بلکہ سنت ہے۔

راجح قول

راجح اور صحیح قول یہی ہے کہ اگر کوئی شخص سو کر بیدار ہو اور وضو کرنا چاہے تو وضو سے پہلے ہاتھ دھونا واجب ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے واضح حکم دیا ہے۔ اس کے علاوہ تمام احادیث میں نبی ﷺ کا عمل یہی رہا ہے کہ آپ ﷺ نے وضو کرتے وقت پہلے ہاتھ دھوئے، اور کسی حدیث میں یہ ذکر نہیں کہ آپ ﷺ نے وضو سے پہلے ہاتھ دھونا ترک کیا ہو۔

2. کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا طریقہ

کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ ایک ہی چلو سے دونوں کام کیے جائیں، یعنی آدھا پانی منہ میں ڈالیں اور آدھا ناک میں۔ اس پر علماء کے دو اقوال ہیں:

پہلا قول: ایک چلو سے دونوں کام کرنا

امام شافعی اور امام حنابلہ کے نزدیک ایک چلو سے کلی اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے۔

دلیل: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے وضو کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ نے ایک ہی چلو سے کلی اور ناک میں پانی ڈالا۔ (صحیح بخاری: حدیث نمبر 192، صحیح مسلم: حدیث نمبر 235)

دلیل: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک چلو سے کلی اور ناک میں پانی ڈالا۔ (صحیح بخاری: حدیث نمبر 140)

دوسرا قول: الگ الگ پانی استعمال کرنا

امام حنفیہ، امام شافیہ اور امام مالکیہ کے نزدیک کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے لیے الگ الگ چلو استعمال کرنا بھی جائز ہے۔

دلیل: حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ نے کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے درمیان فاصلہ کیا۔ (سنن ابوداؤد: حدیث نمبر 139)

دلیل: حضرت شقیق بن سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کو الگ الگ کیا اور فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

راجح قول

راجح قول یہ ہے کہ ایک ہی چلو سے کلی اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے، کیونکہ یہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث سے ثابت ہے۔

Wudhu Mein Muwalat (Lagataar Wudhu) Ka Hukm

Wudhu karte waqt muwalat yani lagataar a’za ka dhona ek ahem mas’ala hai jiss par ulema ke mukhtalif aqwaal hain. Muwalat se muraad yeh hai ke Wudhu karte waqt a’za ko lagataar dhoya jaye aur darmiyan mein kisi aur kaam mein mashghool na hua jaye. Agar kisi wajah se darmiyan mein zyada waqt guzar jaye aur pehla uzoo khushk ho jaye, to yeh muwalat ki khilaf warzi samjhi jati hai. Ulema ne Wudhu mein muwalat ke baare mein teen aqwaal bayan kiye hain.

Pehla qaul: Muwalat Sunnat Hai

Fuqaaha-e-Hanafiyya aur Shawaafe’ ke nazdeek muwalat sunnat hai. Inke mutabiq agar Wudhu ke douran muwalat ko barqarar rakha jaye to yeh afzal hai, aur is par amal karne se ajar milta hai, lekin agar muwalat ka khayaal na rakha jaye to bhi Wudhu durust hoga. Is qaul ke dalaail darj zail hain:

Daleel: Allah Ta’ala ne Wudhu ke ahkaam mein a’za-e-Wudhu ka zikar kiya hai, magar muwalat ka zikar nahi kiya. Agar muwalat farz hoti to Allah Ta’ala is ka zikar zaroor farmate. Is se yeh sabit hota hai ke muwalat farz nahi, balke sunnat hai.

Daleel: Nabi Kareem ﷺ ke Wudhu karne ki ahadees se maaloom hota hai ke aap ﷺ ne Wudhu mein muwalat ka ehtemaam kiya, magar yeh sirf aap ka fail hai, jo sunnat par dalalat karta hai na ke wujub par.

Daleel: Hazrat Abdullah bin Umar رضي الله عنه ka waqi'a hai ke unho ne bazaar mein Wudhu kiya aur masjid mein ja kar masah kiya. Is waqi'a se sabit hota hai ke muwalat ka tark jaa’iz hai aur iska wujub nahi hai. (Mu'atta Imam Malik)

Doosra qaul: Muwalat Wajib Hai Bashart-e-Qudrat

Kuch ulema ke nazdeek muwalat wajib hai, bashart-e-ke insaan ke paas taqat aur qudrat ho. Agar kisi ko qudrat hai to muwalat par amal karna zaroori hai, lekin agar koi uzar mojood ho to phir muwalat wajib nahi rahega. Is qaul mein dono halaton ke liye dalaail mojood hain:

Daleel: Shari'at mein aksar ahkaam mein qudrat aur uzar ke darmiyan faraq kiya gaya hai. Jaise ke namaz mein qayam farz hai, magar uzar ki surat mein baith kar namaz parhna jaa'iz hai. Isi tarah Wudhu mein muwalat ka wajib hona bhi qudrat ki mojoodgi par moqoof hai aur uzar ki surat mein is ki rukhsat hai.

Teesra qaul: Muwalat Mutlaqan Wajib Hai

Fiqh-e-Hanabila ke mutabiq Wudhu mein muwalat mutlaqan wajib hai, chahay koi uzar ho ya na ho. Inke nazdeek muwalat ke baghair Wudhu mukammal nahi hota. Is qaul ki dalaail darj zail hain:

Daleel: Hazrat Umar رضي الله عنه ne ek shakhs ko Wudhu karte dekha jiss ne paon ke ek naakhun barabar hissa khushk chhoda tha. Nabi Kareem ﷺ ne usay wapas ja kar Wudhu dobara karne ka hukm diya. (Sahih Muslim: Hadees No. 243)

Daleel: Hazrat Khalid بیان karte hain ke Nabi Kareem ﷺ ne ek shakhs ko namaz parte hue dekha jiss ke paon par dirham ke barabar hissa khushk tha. Aap ﷺ ne usay Wudhu aur namaz dobara karne ka hukm diya. (Sunan Abu Dawood: Hadees No. 175)

Raajih qaul

Raajih qaul yeh hai ke muwalat wajib hai basharte ke insaan ke paas qudrat aur taqat ho. Agar koi uzar ho to rukhsat hai. Yeh qaul Sheikh-ul-Islam Ibn Taymiyyah رحمه الله ka bhi hai, aur jumhoor ulema ne isay tarjeeh di hai.

Wudhu Ki Sunnatein

Wudhu mein sunnatein aise a'maal hain jinhain karna afzal hai aur in par ajar milta hai, magar agar chhor diya jaye to Wudhu sahih hota hai.

1. **Haath Dhona:** Wudhu shuru karne se pehle kalaiyon tak dono haath dhona sunnat hai. Agar koi jagte hue Wudhu kare to yeh sunnat hai, jabke agar koi sone ke baad Wudhu kare to kuch ulema ke nazdeek haath dhona wajib hai.

    - **Daleel:** Hazrat Usman رضي الله عنه ne Wudhu ke shuru mein teen martaba haath dhoye aur farmaya ke maine Nabi Kareem ﷺ ko isi tarah Wudhu karte dekha hai. (Sahih Bukhari: Hadees No. 164)

    - **Daleel:** Hazrat Umar bin Shaib رضي الله عنه se riwayat hai ke ek shakhs Nabi Kareem ﷺ ke paas aaya aur aap ﷺ ne Wudhu karne ka tareeqa bataane ke liye pani mangaaya aur teen martaba haath dhoye. (Sahih Muslim)

Sone Ke Baad Wudhu Se Pehle Haath Dhone Ka Hukm

Wudhu se pehle haath dhone ka hukm mukhtalif halaton mein mukhtalif hota hai. Is mawzoo par ulema karam mein do aqwaal paaye jate hain, aur dono ki apni apni daleelein hain. Sone ke baad

Wudhu ke liye haath dhone ka hukm wajib hai ya sunnat, is par tafseel ke sath wazahat darj zail hai.

Pehli Haalat: Jagte Hue Wudhu Karna

Agar koi shakhs jag raha hai aur Wudhu karna chahta hai to is ke liye Wudhu se pehle haath dhona sunnat hai. Is mein ulema karam ka koi ikhtilaf nahi aur sab ka ittefaq hai ke jagne ki haalat mein Wudhu se pehle haath dhona masnoon amal hai. Yeh haalat bila ikhtilaf tamam ulema mein musallam hai ke agar insaan jag raha ho to Wudhu karte waqt pehle haath dhona mustahab aur sunnat hai.

Doosri Haalat: Sone Ke Baad Wudhu Karna

Agar koi shakhs so kar bedaar hota hai, khasoosan raat ke waqt, aur Wudhu karna chahta hai to is haalat mein Wudhu se pehle haath dhone ke baare mein ulema ke darmiyan ikhtilaf hai. Is silsile mein fuqaha ke do aqwaal hain:

Pehla qaul: Wudhu Se Pehle Haath Dhona Wajib Hai

Kuch ulema ke nazdeek agar koi shakhs neend se bedaar hone ke baad Wudhu karna chahta hai to us ke liye Wudhu se pehle dono haathon ka dhona wajib hai. Is qaul ke qailen mein Imam Ahmad bin Hanbal رحمہ اللہ ki ek riwayat, Imam Da'ud al-Zahiri aur Ibn Hazm al-Zahiri رحمہما اللہ shamil hain.

Daleel: Hazrat Abu Hurairah رضی اللہ عنہ se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne farmaya: "Jab tum mein se koi apni neend se bedaar ho to apne haath ko Wudhu ke pani mein daakhil karne se pehle dhole, kyunki usay maaloom nahi ke us ke haath ne raat ko kahan guzara hai." (Sahih Bukhari: Hadees No. 162)

Is hadees mein Nabi Kareem ﷺ ne neend ke baad Wudhu se pehle haath dhone ka hukm diya hai. "فَلْيَغْسِلْ" ka lafz amr ka seega hai jo wujub par dalalat karta hai. Isi liye is qaul ke qailen ke nazdeek sone ke baad Wudhu se pehle haath dhona wajib hai.

Doosra qaul: Wudhu Se Pehle Haath Dhona Sunnat Hai

Jamhur ulama ke nazdeek Wudhu se pehle haath dhona sunnat hai, chahe insaan jaag raha ho ya so kar bedaar hua ho. Unke nazdeek iska hukm wujoob ka nahi, balke sunnat ka hai. Is qaul mein fuqaha ki aksariyat, jaise Imam Ahmad bin Hanbal ki aik doosri riwayat, Imam Shaf'i, Imam Malik, aur Imam Abu Hanifa rahimahumullah shamil hain.

Daleel: Qur'an mein Wudhu ke ahkaam
Allah Ta'ala ne Wudhu ke ahkaam mein tamam fara'iz ko bayan kiya hai, magar Wudhu se pehle haath dhone ka zikar nahi kiya. *"Yaa ayyuhallazeena aamanu iza qumtum ilas-salati fagsilu wujuhakum wa aydiyakum ilal-marafiqi wamsahoo bi ru'usikum wa arjulakum ilal ka'bain."*
(Surah Al-Ma'idah, Ayat 6)

Is aayat mein Wudhu ke buniyadi aza ka zikar hai, magar Wudhu se pehle haath dhone ka koi hukm mojood nahi. Lihaza jamhur ulama ne is baat par ittifaq kiya ke yeh amal sunnat hai.

Daleel: Nabi Kareem ﷺ ke Wudhu ki kaifiyat
Wudhu ke mukhtalif ahadith mein Nabi Kareem ﷺ ka tareeqa-e-Wudhu bayan hua hai, magar in mein kahin bhi Wudhu se pehle haath dhone ko farz ya wajib qarar nahi diya gaya. Jamhur ulama ne is se istidlaal kiya ke Wudhu se pehle haath dhona sunnat hai, farz ya wajib nahi.

Daleel: Ahl-e-ilm ka ijmaa
Ibnu Al-Mundhir rahimahullah ne tamam fuqaha ka ittifaq naqal kiya hai ke Wudhu se pehle haath dhona sunnat hai. Tamam ulama ne Wudhu se pehle haath dhone ko masnoon qarar diya hai aur kaha hai ke agar koi ye amal na kare to bhi Wudhu durust hoga. Is se sabit hota hai ke Wudhu se pehle haath dhona wajib nahi, balke sunnat hai.

Raajih qaul
Raajih aur saheeh qaul yeh hai ke agar koi shakhs so kar bedaar ho aur Wudhu karna chahe to Wudhu se pehle haath dhona wajib hai, kyunke Nabi Kareem ﷺ ne waazeh hukm diya hai. Iske ilawa tamam ahadith mein Nabi ﷺ ka amal yahi raha hai ke aap ﷺ ne Wudhu karte waqt pehle haath dhoye, aur kisi hadees mein yeh zikar nahi ke aap ﷺ ne Wudhu se pehle haath dhona tark kiya ho.

2. Kulli Aur Naak Mein Paani Daalne Ka Tareeqa
Kulli aur naak mein paani daalne ka masnoon tareeqa yeh hai ke aik hi chuloo se dono kaam kiye jayein, yani aadha paani mooh mein daalein aur aadha naak mein. Is par ulama ke do aqwaal hain:

Pehla qaul: Aik Chuloo Se Dono Kaam Karna
Imam Shaf'i aur Imam Hanabilah ke nazdeek aik chuloo se kulli aur naak mein paani daalna sunnat hai.

Daleel: Hazrat Abdullah bin Zaid رضی اللہ عنہ ne Nabi Kareem ﷺ ke Wudhu ki kaifiyat bayan karte hue farmaya ke aap ﷺ ne aik hi chuloo se kulli aur naak mein paani daala.
(Sahih Bukhari: Hadith No. 192, Sahih Muslim: Hadith No. 235)

Daleel: Hazrat Ibn Abbas رضی اللہ عنہ se marwi hai ke Nabi Kareem ﷺ ne aik chuloo se kulli aur naak mein paani daala.
(Sahih Bukhari: Hadith No. 140)

Doosra qaul: Alag Alag Paani Istemaal Karna

Imam Hanafiyah, Imam Shafi'iyah aur Imam Malikiyah ke nazdeek kulli aur naak mein paani daalne ke liye alag alag chuloo istemaal karna bhi jaaiz hai.

Daleel: Hazrat Talha bin Musarrif رضی اللہ عنہ se riwayat hai ke unhon ne Nabi Kareem ﷺ ko Wudhu karte hue dekha aur aap ﷺ ne kulli aur naak mein paani daalne ke darmiyan faasla kiya.
(Sunan Abu Dawood: Hadith No. 139)

Daleel: Hazrat Shaqiq bin Salamah se riwayat hai ke Hazrat Ali aur Hazrat Usman رضی اللہ عنہما ne kulli aur naak mein paani daalne ko alag alag kiya aur farmaya ke humne Nabi Kareem ﷺ ko isi tarah karte dekha hai.

Raajih qaul

Raajih qaul yeh hai ke aik hi chuloo se kulli aur naak mein paani daalna sunnat hai, kyunke yeh Sahih Bukhari aur Sahih Muslim ki ahadith se sabit hai.